خلافت لائبریری ربوہ

جمعرات | 6۔ نومبر 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
CPL 61
فون 213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 247 | جمعرات 5 رجب۔ 1418ھ 6 اخاء 1376 ہش نبوت 6 نومبر 1997ء

جماعت احمدیہ کا 92 واں جلسہ سالانہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا 92 واں سالانہ جلسہ مورخہ 26۔ 27۔ 28 فتح / بمطابق 1376ھ 1997ء بمطابق دسمبر بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار۔ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جلسہ سالانہ کے انعقاد کی حکومت سے اجازت حاصل کرنے کی باضابطہ کارروائی کی جارہی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم محض اپنے فضل سے خیر و برکت اور کامیابی کے سامان فرمائے۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان میں دو قسم کے مادے رکھے ہیں۔ ایک سمی مادہ ہے۔ جس کا موکل شیطان ہے اور دوسرا تریاقی مادہ ہے۔ جب انسان تکبر کرتا ہے اور اپنے تئیں کچھ سمجھتا ہے اور ترقیاتی چشمہ سے مدد نہیں لیتا۔ تو سمی قوت غالب آجاتی ہے، لیکن جب اپنے تئیں ذلیل و حقیر سمجھتا ہے اور اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک چشمہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے اس کی روح گداز ہو کر بہہ نکلتی ہے اور یہی استغفار کے معنی ہیں۔ یعنی یہ کہ اس قوت کو پا کر زہریلے مواد پر غالب آجاوے۔

غرض اس کے معنی یہ ہیں کہ عبادت پر یوں قائم رہو۔ اول۔ رسول کی اطاعت کرو۔ دوسرے ہر وقت خدا سے مدد چاہو۔ ہاں پہلے اپنے رب سے مدد چاہو۔ جب قوت مل گئی تو (-) خدا کی طرف رجوع کرو۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 349)

مصائب اور مشکلات کا آنا ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

بے شک ہر بات اللہ تعالیٰ ہی پوری کرتا ہے اور دعاؤں کو وہی سنتا ہے۔ لیکن جو قانون اس نے باندھے ہوئے ہیں انہیں وہ یونہی نہیں توڑتا مثلاً اس نے پیاس بجھانے کے لئے پانی دیا ہوا ہے تو اس کے محض دعا کرنے سے خود بخود ہی اس کے منہ میں نہیں آجائے گا اس کے حاصل کرنے کے لئے اس کو صحیح کوشش کرنی پڑے گی۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہی دعا بتلائی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی نے کنویں بھی بنائے ہیں۔ تو ہمیں دعا کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے قانون بھی بنائے ہوئے ہیں۔ جن کے ماتحت ہمیں دعا کرنی چاہئے۔ اب مثلاً کوئی کہے کہ مانگو جو مجھ سے مانگنا چاہتے ہو تو اس کے یہی مطلب ہوگا کہ اس کے قانون کے ماتحت مانگو نہ کہ اس کے قانون کو توڑتے ہوئے مانگو۔ اور اللہ تعالیٰ کے قوانین وہ ہیں جو ہماری پیدائش سے بلکہ ہمارے آباؤ اجداد کی پیدائش سے بھی پہلے کے ہیں۔

دوسری بات مد نظر رکھنی چاہئے کہ ہر دعا کا قبول ہونا ضروری نہیں کیونکہ اصل غرض ہماری پیدائش کی یہ نہیں کہ ہمیں مکان مل جائے یا زمین مل جائے یا گھوڑا مل جائے بلکہ اصل غرض تو یہ ہے کہ ہمارے نفس پاک ہوں یہ چیزیں تو عارضی ہیں اور اصل غرض کو پورا کرنے کے لئے یعنی نفس کے تزکیہ کے لئے مصائب و مشکلات کا آنا ضروری ہے۔ بعض وقت نفس مصائب اور مشکلات کے ذریعہ سے ہی پاک ہوتا ہے۔ مثلاً کہیں مال کا نقصان ہو جاتا ہے۔ کبھی عزت کا نقصان ہوتا ہے۔ کبھی اولاد مرجاتی ہے۔ اب ہر شخص بیٹے کے لئے دعا مانگتا ہے کہ زندہ رہے۔ اگر ہر شخص کی دعا اللہ تعالیٰ اسی طرح قبول کرے کہ اس کا بیٹا زندہ رہے تو اس طرح تو کسی کا بیٹا بھی کبھی بھی نہیں مرے گا۔ اور دنیا سے اس کا قانون موت جو مقرر ہے اٹھ جائے گا۔ تو ایک تو اس کا قانون ٹوٹتا ہے۔ دوسرے انسان کے نفس کا تزکیہ نہیں ہوتا۔ تو مشکل بھی کئی حکمتوں کے ماتحت آتی ہے۔ جب کوئی مصیبت اس کی غفلت کی وجہ سے آتی ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ اس کی دعا سے ٹلا دیتا ہے۔ لیکن وہ مصیبت جو خدا کی طرف سے اس کی حکمت کے ماتحت آتی ہے اس کو اللہ تعالیٰ نہیں ٹلایا کرتا اور اگر ٹلاتا ہے تو اس وقت جب کہ اس کے ٹلانے کا موقعہ آتا ہے یا اس کا ٹلانا اس کے تقویٰ کے لئے زیادہ مفید ہو۔

دو صورتوں میں ابتلا آیا کرتے ہیں یا تو دل کا گند ظاہر کرنے کے لئے اور اس کی پاکیزگی کے لئے۔ یا اس کی پاکیزگی کو ظاہر کرنے اور اس کے لئے اپنی غیرت کا اظہار کرنے کے لئے۔ مصیبت کے آنے کی ان دو اغراض میں سے ایک غرض ضرور

باقی صفحہ 7 پر

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد خالد گورایہ صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ لکھتے ہیں۔

مکرمہ وسیمہ اکرم صاحبہ اہلیہ محمد اکرم اپل صاحب اسلام آباد سے اطلاع دیتی ہیں کہ ان کی والدہ صاحبہ مکرمہ صالحہ خاتون صاحبہ زوجہ مکرم رحمت علی صاحب مسلم (سرگودھا) بنت حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا کیم نومبر کو وفات پا گئی ہیں۔ وہ آجکل اپنے بیٹے کے پاس آسٹریلیا میں مقیم تھیں۔ ان کا جنازہ جمعرات / جمعہ کی درمیانی شب اسلام آباد پہنچ رہا ہے۔ وہاں سے روانہ ہو کر 7۔ نومبر جمعہ کے وقت سے قبل ربوہ پہنچے گا۔ جنازہ کی ادائیگی کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

سب بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں جگہ دے۔ آمین۔

نکاح

○ مکرم وسیم احمد صاحب ابڑو مربی سلسلہ لاڑکانہ انور آباد ابن مکرم نور حسین ابڑو صاحب کا نکاح ہمراہ مکرمہ فائزہ منیر صاحبہ بنت مکرم منیر احمد صاحب ابڑو بینک مینجر بعوض حق مہر 25 ہزار روپے مورخہ 97-10-10 کو بیت انور آباد میں محترم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا مکرم وسیم احمد ابڑو صاحب سابق امیر ضلع لاڑکانہ مکرم مولوی محمد انور ابڑو صاحب کے پوتے ہیں اور مکرمہ فائزہ منیر صاحبہ مکرم انور حسین ابڑو صاحب کی بھتیجی ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم راجہ ثناء اللہ صاحب ابن مکرم راجہ عطاء اللہ صاحب راولپنڈی کو بیٹی سے نوازا ہے جسکا نام شفق ثناء اللہ تجویز ہوا ہے نومولودہ مکرم حکیم عبداللہ صاحب (وفات یافتہ) سابق امیر جماعت احمدیہ جہلم کی پڑپوتی اور مکرم راجہ عبدالرشید صاحب (وفات یافتہ) کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کو نیک و خادم دین بنائے۔

دعا کرانے والے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی اصلاح کرے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

یاد رکھو خدا تعالیٰ کی نصرت کبھی بھی ناپاکوں اور فاسقوں کو نہیں مل سکتی

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

6 نبوت 1376 ہش — 6 نومبر 1997ء

بچپن - اور تربیت

کسی بات پر آپ نے بچے کو برا بھلا کہا اور وہ سہم گیا اور جس بات سے آپ نے روکنا چاہا تھا وہ رک گیا- آپ بہت خوش ہوئے- لیکن کیا آپ نے یہ سوچا کہ برا بھلا کہتے ہوئے جو الفاظ آپ نے استعمال کئے تھے وہ اس بچے کے ذہن میں پیوست ہو گئے ہیں- اور وہ کہیں نہ کہیں ان الفاظ کو خود استعمال کرنے کی کوشش کرے گا- گھر میں نہیں تو باہر گلی میں- گلی میں نہیں تو سکول کے بچوں میں- آپ نے جو کچھ کہا وہ اسے بھول نہیں سکتا- اگر آپ نے اسے کسی بات سے روکنا تھا اور آپ اچھے الفاظ کہہ کر اسے روکتے تو وہ رک بھی جاتا اور اچھے الفاظ اس کے ذہن میں رہتے- لیکن آپ نے ایسا نہ کیا اور جو کچھ آپ نے کیا اس کے متعلق آپ نے سوچا ہی نہیں کہ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا- ہم نے اکثر گلیوں میں بچوں کو ایسی باتیں کہتے سنا ہے جن کا مطلب تو انہیں نہیں آتا لیکن وہ باتیں اچھی نہیں ہیں اور انہوں نے کہی اس لئے ہیں کہ انہوں نے اپنے والدین سے یا اپنے بڑے بھائیوں سے سنی ہیں- پس اس بات کا ہمیشہ خیال رکھئے کہ اگر آپ بچے کو کسی بات سے روکتے ہیں تو کس طرح روکتے ہیں- بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بچے سے آپ نے کوئی چیز چھینی اور اس طرح چھینی کہ وہ چیخا اور چلایا- ایک دفعہ پھر آپ نے کوئی چیز چھینی تو وہ پہلے سے بھی زیادہ چیخا اور چلایا- اب یہ چیخنا اور چلانا اس کی عادت بن جائے گی- ہم یہ نہیں کہتے کہ کوئی ضرر رساں چیز اس کے ہاتھ میں رہنے دیجئے- ضرور اس سے لے لیجئے- وہ اپنے آپ کو نقصان نہ پہنچا لے- لیکن لینے کا طریق کیا ہونا چاہئے- اس کو بہلائیں پھسلائیں اور وہ چیز لے لیں- کوئی اور چیز اس کے ہاتھ میں دے دیں- لیکن اگر آپ نے چھین کر لی تو اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اس وقت وہ اس کے ضرر سے بچ جائے گا- لیکن یہ بات بھی یاد رکھئے کہ وہ چیخا اور چلایا ہے یہ اس کی عادت بن جائے گی- آہستہ آہستہ اس کی طبیعت میں سختی اور درشتگی آنے لگے گی- اور اس کا اظہار وہ نہ صرف گھر میں کرے گا بلکہ گھر سے باہر بھی وہ ایسا ہی کرے گا-

پس جب بھی ہم بچے سے کوئی چیز واپس لینا چاہتے ہیں تو ہمیں ایسا طریق اختیار کرنا چاہئے کہ اسے چیخنا چلانا نہ پڑے- اس کو کوئی اور ایسی چیز دیں جس میں اس کی دلچسپی پیدا ہو اور وہ پہلی چیز کو چھوڑ کر دوسری چیز لے لے- یہ باتیں ایسی ہیں کہ انسانی کردار پر اثر انداز ہوتی ہیں- جوں جوں بچہ بڑا ہوتا ہے یہ باتیں اس میں راسخ ہوتی چلی جاتی ہیں- کچھ باتیں وہ ایسی سیکھ لیتا ہے جو اسے سکھانی نہیں چاہئیں تھیں- جن سے اس کو بچانے کی ضرورت ہے- کچھ عادتیں وہ ایسی اپنا لیتا ہے جو ناپسندیدہ ہوتی ہیں- اور دوسروں کے لئے بھی تکلیف کا باعث بنتی ہیں-

پس بچپن ہی سے اس بات کا خیال رکھئے کہ آپ بچے سے کس طرح گفتگو کرتے ہیں- آپ بچے کو کیا چیز دیتے ہیں اور کیا اس سے لیتے ہیں اور کس طرح اس سے لیتے ہیں اور اس کی طبیعت پر اس کا کیا اثر ہوتا ہے- بعض اوقات بچہ چیختا چلاتا ہے تو ہم کہہ دیتے ہیں چیخو نہیں- لیکن وہ تو چیخے گا- آپ کے کہنے سے وہ چیخنے سے رک بھی جائے تو اس کا اندرونہ چیخے گا- اور یہ چیخ اس کی طبیعت کا حصہ بن جائے گی بڑا ہو کر وہ لوگوں سے اس طرح بات کرے گا کہ اس سے سختی اور درشتی کا مظاہرہ ہو- لوگ اس بات کو پسند نہیں کریں گے- وہ اس بات سے رک نہیں سکے گا- گویا کہ ایک ایسی مجبوری حائل ہو جائے گی جس کا کوئی علاج نہیں-

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ آپ ہر وہ بات جو بچوں سے کہتے ہیں یا کرتے ہیں اس کے متعلق غور کریں کہ اس کا اس کی آئندہ زندگی پر کیا اثر ہو گا- جن بچوں کو آپ اس طرح بلاتے ہیں کہ انہیں یہ محسوس ہو کہ ان کی عزت کی جا رہی ہے ان کا ادب کیا جا رہا ہے انہیں تو تو کر کے نہیں بلایا جا رہا بلکہ آپ کہہ کر بلایا جا رہا ہے وہ بچے اپنی عزت نفس کے باعث دوسروں کی عزت نفس کا بھی خیال رکھتے ہیں- آپ بچے کو آپ کہیں گے تو بچہ بھی آپ کہے گا اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب باپ بچے کی ماں کا نام لے کر پکارتا ہے اور بار بار اسی طرح پکارتا ہے اور بچے کے سامنے اس طرح کرتا ہے تو بچہ بھی اپنی ماں کو ماں کہنے کی بجائے اس کا نام ہی لے کر پکارنے لگتا ہے- گویا کہ بچہ سیکھتا ہے- اور وہ ہر ایسی بات سیکھنے کی کوشش کرتا ہے جو اس کے سامنے کی جاتی ہے یا کہی جاتی ہے- نرم اور پاک زبان اسے نرم خو اور پاک دل بنا دے گی- سخت زبان اور ترش رویہ اسے سختی اور ترشی پر مائل کر دے گا- اور آہستہ آہستہ یہ بات اتنی پختہ ہو جائے گی کہ وہ اس سے گریز کر ہی نہیں سکے گا- معاشرے میں وہ ایک ناپسندیدہ شخص بن جائے گا-

بچوں ہی کی کیا بات ہے آپ بڑوں کو دیکھ لیجئے اگر نرمی سے بات کی جائے تو باتیں سلجھ جاتی ہیں سختی سے بات کی جائے تو سلجھ جانے والی باتیں بھی الجھ جاتی ہیں- چھوٹا سا جھگڑا ہوتا ہے سختی سے ہم اس کو پھیلا دیتے ہیں- ایک شخص نے سختی کی اس کے نتیجہ میں دوسرے نے بھی سختی کی- اور سختی جب سختی سے ٹکرائی تو دونوں کا نقصان ہوا-

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے جب یہ فرمایا ہے کہ سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو یہ دنیا میں امن کے قیام کا بہترین طریقہ ہے. جھگڑا بڑھتا ہی اس وقت ہے جب ہم اپنی بات پر اڑ جاتے ہیں- جب ہم یہ سوچنے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتے کہ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں یا جو کچھ کر رہے ہیں وہ ٹھیک بھی ہے یا نہیں ہم سمجھتے ہیں کہ ہم ہمیشہ ٹھیک ہی ہوتے ہیں حالانکہ ہم بھی انسان ہیں- ہم بھی غلطی کر سکتے ہیں- ہمارے خیالات بھی ہمیں غلط راہ پر چلا سکتے ہیں- لیکن ہمیں تو جب معلوم ہو تب ہم ان باتوں پر غور کریں- اور جب غور ہی نہیں کرتے تو جو کچھ کرتے ہیں کرتے چلے جاتے ہیں- نتیجے کی بھی پرواہ نہیں کرتے- نتیجہ ہمارے خلاف بھی ہو تو ہم اس بات کی پرواہ نہیں کرتے- اپنا رجحان نہیں بدلتے- اپنی زبان میں نرمی پیدا نہیں کرتے- اپنے متعلق یہ سوچنے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتے شائد جو کچھ ہم نے کہا ہے وہ درست نہ ہو- ہماری کیفیت ایسی ہی ہو جاتی ہے جیسی کانٹے کی- کانٹا چبھتا ہے دکھ دیتا ہے- لیکن کانٹے کو تو اس کا احساس نہیں ہوتا احساس تو صرف اس شخص کو ہوتا ہے جسے وہ چبھتا ہے- اگر انسان روحانی طور پر سوکھ کر کانٹا بن جائے تو وہ ایسی ہی باتیں کرے گا جن سے لوگوں کو تکلیف ہو اگرچہ اسے جتایا بھی جائے تو وہ مانے گا نہیں- وہ اس بات پر صاد نہیں کرے گا کہ اس سے کوئی غلطی ہوئی ہے اور یہ رویے ایسے ہیں کہ والدین سے بچے تنگ آ جاتے ہیں بچوں سے والدین تنگ آ جاتے ہیں- بیوی خاوند سے تنگ آ جاتی ہے- خاوند بیوی سے تنگ آ جاتا ہے- اور معاشرے میں لوگ ایک دوسرے سے تنگ آ جاتے ہیں-

پس اس بات کی ضرورت ہے کہ اول تو ہم بچپن سے ہی بچے کے ساتھ نرمی سے بات کریں پیار سے بات کریں- حتی الامکان کوشش کریں کہ اس کی طبیعت میں غصہ نہ پیدا ہو- کیونکہ بار بار غصہ پیدا ہونے سے اس کی طبیعت غصیلی ہو جائے گی اور پھر وہ ہر جگہ پر اپنے غصے کا اظہار کرتا پھرے گا لیکن اگر اس سلسلے میں بہت کچھ نہیں ہو سکا تو غور و فکر کی عادت ڈالئے- اور بچپن ہی کی کیا بات ہے بڑے ہو کر اپنے کردار پر غور کرتے رہنا چاہئے اور ضرورت کے مطابق بدلنے کی کوشش کرنی چاہئے لیکن اگر کوئی سوچتا ہی نہیں سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتا تو وہ بدلے گا کس طرح اور بدلے گا نہیں تو سنورے گا کس طرح-

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم غور و فکر کرتے رہیں- اپنے انداز گفتگو پر بھی اور دوسروں کے انداز گفتگو پر بھی-

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم بچوں کے کردار کو بہتر بنا سکیں اور اپنے کردار پر بھی ہمیشہ غور کرتے رہیں- اے خدا تو ایسا ہی کر-

دل میں ہو خوف خدا تو ظلم ہو سکتا نہیں
صاف نیت سے کوئی کانٹے تو بو سکتا نہیں
اہلِ دل' اہلِ نظر پر ہے عیاں ہر ایک بات
خشک آنکھوں سے کوئی داغوں کو دھو سکتا نہیں
میرے دل کی کیفیت ہے اک معمّے کی طرح
جاگتا ہوں رات بھر' اور دن کو سو سکتا نہیں

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انٹرویو : یوسف سہیل شوق

محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ کے بارے میں

محترم مولانا نسیم سیفی صاحب سے گفتگو

محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ اہلیہ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل کے بارے میں کچھ جاننے کے لئے محترم سیفی صاحب سے جو انٹرویو کیا گیا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

سوال۔ محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ کی زندگی قبل از شادی کے بارے میں کچھ بتائیں۔

جواب۔ ان کا نام سکینہ تھا۔ والد کا نام محمد جیون تھا۔ جنہیں گھر میں محمد یحییٰ بھی کہتے تھے ان کی والدہ کا نام فاطمہ بیگم تھا۔ ان کی ایک بہن ہیں جن کا نام سلیمہ بیگم ہے دو بھائی محمد رشید اور عبدالسمیع اسلم ہیں۔ سکینہ قادیان میں 1923ء میں بیت الاقصیٰ کے عقب میں جو گلی ہے وہاں پیدا ہوئیں۔ وہیں پلی بڑھیں۔ آٹھویں جماعت تک قادیان میں ہی تعلیم پائی۔ بیت اقصیٰ کے قرب میں رہائش کی وجہ سے بچپن سے ہی جمعہ اور درسوں میں شرکت کا موقع ملتا رہا۔ اپنی والدہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ کے ہمراہ' جن کو آپ آپا کہتی تھیں' حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کے گھر آنا جانا تھا۔ حضرت سیدہ کے گھر عورتیں اجلاسوں کے لئے بھی آیا جایا کرتی تھیں۔

سکینہ میری سوتیلی خالہ کی سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ سوتیلی خالہ اس طرح کہ میرے نانا جان حضرت میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے رفیق حضرت بانی سلسلہ کی اہلیہ محترمہ یعنی میری نانی وفات پاگئیں اور ادھر سکینہ کے نانا فوت ہو گئے تو سکینہ کی نانی صاحبہ نے میرے نانا سے شادی کرلی۔ سکینہ کی نانی کی پہلے خاوند سے اولاد میں سب سے بڑی فاطمہ بیگم۔ اس طرح سے سکینہ کی والدہ میری سوتیلی خالہ بنیں۔

سکینہ کی نانی بے بے صوباں کچھ عرصہ حضرت امام جماعت الثانی کے گھر رہی تھیں۔ جہاں میں نے سنا ہے کہ حضرت صاحب انہیں "ہماری گورنز" کہا کرتے تھے اس لئے کہ وہ رعب داب والی عورت تھیں۔

بہرحال میرے نانا جان کی دوسری شادی کے بعد ان کی پہلی بیوی کی اولاد اور دوسری بیوی کی اولاد کے درمیان بہت اچھے تعلقات رہے۔

سوال۔ محترمہ سکینہ صاحبہ سے آپ کی شادی کب ہوئی؟

جواب۔ 1938ء میں ہماری شادی ہوئی۔ اور یہ شہر سے دار الفضل ہمارے گھر آگئیں۔

سوال۔ شہر سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ شہر کا لفظ قادیان میں پرانے قادیان کی آبادی کو کہا جاتا تھا۔ جہاں حضرت بانی سلسلہ کے خاندان کے گھر تھے اور بعض دیگر گھر بھی تھے۔ جن میں سکھ اور ہندوؤں کے گھر بھی شامل تھے۔ اس کے بعد قادیان کی آبادی میں جو اضافہ ہوا ان کو مختلف محلوں کا نام دیا گیا۔

شادی کے وقت میری عمر 21 سال اور سکینہ کی عمر 15 سال تھی۔ ان دنوں یوں تو چھوٹی عمر کی شادیاں عام بات تھی مگر ہماری شادی کی ایک خاص وجہ یہ تھی کہ میری والدہ فوت ہو چکی تھیں اور بڑی بہن کی شادی ہو گئی تھی اور گھر میں میرے علاوہ دو چھوٹے بچے تھے اور بڑی عورت کوئی نہ تھی۔ دادی تو تھیں مگر وہ ضعیف تھیں۔ اور میری چھوٹی بہن ابھی بہت چھوٹی تھی۔

میری تعلیم اس وقت ایف اے تھی اور ایف اے کرنے کے بعد میں پڑھائی چھوڑ چکا تھا اور ٹائپ شارٹ ہینڈ وغیرہ سیکھ کر نوکری کی تلاش میں تھا۔ میری بڑی ہمشیرہ نے مجھے مشورہ دیا کہ میں ابا جی (حضرت مولوی عطا محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ) سے کہوں کہ اگر میری شادی کرنی ہے تو مجھے بی اے میں داخل کرائیں۔

سوال۔ گویا آپ نے شادی کرانے کی یہ شرط رکھی کہ آپ کو آگے پڑھایا جائے؟

جواب۔ جی بالکل۔ ابا جی مان گئے۔ ستمبر 1938ء میں ہمارا نکاح ہوا۔ اس کے معاً بعد میں فیروزپور میں آر ایس ڈی کالج (رام سکھ داس کالج) میں بی اے میں داخل ہو گیا۔ دراصل اس وقت کالجوں میں داخلے بند ہو چکے تھے اور کسی کالج میں داخلہ نہ مل رہا تھا محترم پیر اکبر علی صاحب کی وساطت سے مجھے داخلہ لینے میں کامیابی ہوئی۔ دسمبر میں میں واپس آیا تو ہماری شادی ہو گئی۔ شادی کے بعد یہ قادیان میں ہی رہیں اور میں بی اے کی تعلیم کے لئے فیروزپور چلا گیا۔

سوال۔ وہاں سے آپ ویک اینڈ پر قادیان آتے ہوں گے؟

جواب۔ نہیں۔ ان دنوں سفر کا ابھی اتنا رواج نہیں تھا جتنا آج ہے۔ اور نہ ہی ویک اینڈ پر آنے کا تصور تھا۔ عموماً گرمیوں کی چھٹیوں میں آتا تھا۔ یا دو چار ماہ بعد کبھی موقع ملتا تھا۔ تب آتا تھا۔

فیروزپور میں بی اے کرنے کے بعد میں نے آرسنیل میں نوکری کی۔ وہاں سے نوکری کے لئے دہلی چلا گیا۔ وہاں میں تقریباً ساڑھے چار سال رہا۔ تاہم دہلی میں کبھی کبھی میں ان کو بلا بھی لیتا تھا۔ لیکن قادیان میں گھر میں ان کی ضرورت ایسی ہوتی تھی کہ ان کو جلد واپس جانا پڑتا تھا۔ دہلی سے ہی میں نے وقف کیا۔ اس پر مرکز سے بلاوا آیا۔ تو جتنی چھٹی مل سکتی تھی لے کر قادیان آگیا۔ وہاں پر کلام الٰہی اور دیگر دینی کتب کی تعلیم ہم واقفین کو دی جاتی تھی۔ مگر یہ عرصہ بھی 5-6 ماہ قادیان رہا۔ گویا یوں سمجھیں کہ شادی کے قریباً 7 سال کے بعد ہمیں چند ماہ اکٹھے رہنے کا موقعہ ملا۔ قادیان میں ہمیں قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی کلام الٰہی پڑھاتے تھے۔ اور صرف و نحو خان ارجمند خان صاحب پڑھاتے تھے۔ اس عرصے کے اختتام پر ہمیں حکم ہوا کہ ہم دونوں میاں بیوی فیملی سمیت نائیجیریا (افریقہ) جائیں۔ ہم نے تیاری شروع کر دی۔ کاغذات بن گئے۔ ٹیکے بھی لگ گئے۔ روانگی سے صرف آٹھ دن قبل حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب کا خط آگیا کہ اکیلا بھیجا جائے۔ اب پھر ہم دونوں میں جدائی ہو گئی میں 8۔ جنوری 1945ء کو افریقہ گیا۔ سوا پانچ سال گزارنے کے بعد مارچ 1950ء میں تبشیر نے لکھا کہ آکر اپنی فیملی لے جاؤ۔ میں واپس ربوہ آیا جو چند ماہ یہاں رہا اس دوران میری ڈیوٹی سن رائز کو ایڈٹ کرنے کی لگائی گئی۔ جب واپس جانے لگے اور پھر ہم میاں بیوی نے تیاری شروع کر دی تو مرکز نے کہا کہ بجٹ اجازت نہیں دیتا مجھے اکیلے ہی جانا ہو گا۔ بندھا بندھایا سامان کھول دیا گیا۔ ہماری شادی کے 12 سال بعد امکان پیدا ہوا تھا کہ ہم اکٹھے رہ سکیں لیکن وہ بھی ممکن نہ ہو سکا۔

سوال۔ اس طرح ساتھ نہ جانے پر محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ نے کیا کہا۔

جواب۔ یہ بات آپ کو اور آج کی نسل کے واقفین کو بتانے والی ہے۔ میں نے اور میری بیوی نے ہم دونوں نے دونوں دفعہ کسی بھی شخص سے' ایک بھی دفعہ نہیں کہا کہ یہ کیا بات ہے؟ مجھے کیا گیا کہ فیملی ساتھ لے جاؤ اور جا اکیلا ہی رہا ہوں۔ اور میری بیوی نے (اللہ ان کے درجات بلند کرے) ایک دفعہ بھی کسی سے کہنا تو کجا مجھے بھی نہیں کہا کہ یہ کیا ہو گیا ہے۔ ان کا یہ عظیم حوصلہ اور بے مثال صبر' سچی بات ہے' کہ مجھے بھی حوصلہ دیتا رہا۔

سوال۔ محترمہ سکینہ صاحبہ نے لجنہ کے تحت خدمت دین کا آغاز کیسے کیا؟

جواب:۔ جب میں 1945ء میں نائیجیریا گیا تو اس کے ایک سال بعد 1946ء میں انہوں نے باقاعدہ لجنہ کا کام کرنا شروع کر دیا۔ قادیان میں تقسیم سے پہلے کے مختصر عرصہ میں یہ گروپ لیڈر رہیں۔ تقسیم ملک کے بعد میرے ابا جی کچھ عرصہ حافظ آباد رہے تو وہاں انہوں نے لجنہ قائم کی اس کے بعد نائیجیریا سے واپس ربوہ آکر انہوں نے خوب خوب کام کیا اور 25 سال تک اپنے محلہ دار الرحمت وسطی کی صدارت کی۔

سوال۔ سکینہ بیگم سے سکینہ سیفی کیسے بنیں؟

جواب۔ 1953-1952ء میں مربیوں کی بیویوں کو دینی تعلیم دینے کے لئے حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی بیگم صاحبہ ایک کلاس لیا کرتی تھیں۔ اس کلاس میں ایک اور بھی سکینہ تھیں۔ حضرت میر صاحب کی بیگم صاحبہ نے میری اہلیہ کو کہا کہ تم سکینہ کے ساتھ سکینہ سیفی لکھا کرو۔ اس طرح سے سب نے انہیں سکینہ سیفی کہلانا شروع کر دیا۔

اس کلاس میں جو دینی تعلیم انہوں نے حاصل کی اس کے نوٹس انہوں نے بڑے سنبھال کر رکھے۔ نائیجیریا میں قیام کے دوران دینی تعلیم کے لئے یہ نوٹس بہت کام آتے رہے۔

سوال۔ آپ نائیجیریا کب گئیں؟

جواب۔ وہ 1953ء میں یہاں سے روانہ ہوئیں۔ کچھ عرصہ انگلستان میں رہیں۔ محترم ظہور احمد صاحب باجوہ کی بیگم سے وہاں ملاقات ہوئی۔ ان سے ایسی دوستی ہوئی کہ ساری عمران سے بہنوں کا سا سلوک رہا۔ اور 1954ء میں یہ نائیجیریا پہنچیں۔ لجنہ تو وہاں موجود تھی لیکن ان کے آنے سے پہلے مرد ہی ان کے اجلاس وغیرہ کرواتے تھے۔ بے جان سی لجنہ تھی۔ ان کے جانے سے لجنہ فعال ہو گئی۔ یہ لجنہ نائیجیریا کی صدر بنیں وہاں سالانہ جلسہ شروع کیا۔ اور مردوں کے سالانہ جلسوں کے موقع پر کھانے کا کام عورتوں کے سپرد ہو گیا۔ لجنہ ہمیشہ یہ کام بڑے اچھے طریقے سے کرتی رہیں۔ نہ صرف یہ کھانا پکاتی تھیں بلکہ تقسیم کا انتظام بھی لجنہ ہی کے سپرد تھا۔

نائیجیریا میں لجنہ کے جو کام انہوں نے کئے اس کی تفصیل تاریخ لجنہ جلد دوم میں درج ہے۔ اس کے علاوہ نائیجیریا میں لجنہ کو دیہات میں بھیجا جاتا تھا۔ وہ لٹریچر ساتھ لے کر جاتی تھیں اور تقسیم بھی کرتی تھیں اور فروخت بھی کرتی تھیں اس طرح دعوت الی اللہ کا کام کرتی تھیں۔ لٹریچر تقسیم کرنے کا جہاں تک سوال ہے ایک دفعہ برطانیہ کے وزیر خزانہ نائیجیریا آئے تو ان کی بیگم بھی ان کے ہمراہ تھیں۔ انہوں نے وزیر خزانہ کی بیگم کو جماعتی لٹریچر دیا۔ چنانچہ ان کے سیکرٹری نے لٹریچر وصول کرنے کی رسید بعد میں بھجوائی۔ یہ خط میرے پاس محفوظ ہے۔

سوال۔ پاکستان واپس آکر انہوں نے لجنہ کے اور دیگر دینی خدمت کے جو کام کئے ان کی تفصیل بھی بتائیں۔

جواب۔ واپس پاکستان آکر یہ اپنے محلہ کی صدر لجنہ بنیں اور 25 سال تک یہ خدمت انجام دی۔ اس کے علاوہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اپنے اور میرے چندوں کی ادائیگی ان کے سپرد تھی۔ بڑے اہتمام سے چندہ ادا کرتیں۔ طریق یہ تھا کہ جب وعدہ لکھوایا جاتا تو کوشش کرتیں کہ شروع سال ہی میں ادائیگی کر دی جائے۔ کبھی اگر میں یہ کہتا کہ ٹھہر کر ادا کر دیں گے تو وہ کہتیں کہ نہیں شروع سال ہی میں چندہ ادا کر دینا چاہئے۔

اس کے علاوہ ربوہ میں بہت سے بچوں کو سالہا سال تک کلام الٰہی پڑھانے کا فریضہ انجام دیا۔ عموماً دس سے بارہ بچے ایک وقت میں ان کے پاس کلام الٰہی پڑھنے آیا کرتے تھے۔ جو ناظرہ مکمل کر لیتے تھے ان میں سے بعض کو ترجمہ بھی شروع کروا دیتی تھیں۔ اپنے پاس سے مٹھائی منگوا کر ان کو کھلاتیں۔ ان میں سے بعض بچے جب بڑے ہوئے اور ان کی شادیاں ہوئیں تو خود جا کر ان کو تحائف دیئے۔

باقی صفحہ 4 پر

ایک اچھی بات

اللہ تعالیٰ کے ذکر سے قلوب اطمینان پاتے ہیں۔ لیکن اس کی حقیقت اور فلاسفی یہ ہے کہ جب انسان سچے اخلاص اور پوری وفاداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور ہر وقت اپنے آپ کو اس کے سامنے یقین کرتا ہے اس سے اس کے دل پر ایک خوف عظمت الٰہی کا پیدا ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

برطانیہ کا ایک دورہ

برطانیہ کے جلسہ منعقدہ 1990ء میں شرکت کے بعد دوستوں کا مطالبہ بتفصیل لکھنے کا تھا لیکن میں بوجوہ نہ لکھ سکا۔ اب 1997ء میں جلسے میں شرکت کرکے واپس آیا تو میں نے مناسب سمجھا کہ اس سلسلے میں چند ایک سطور ضروری ہیں۔ اب جبکہ یہ سطور چھپ چکی ہیں پھر مجھے خیال آیا کہ 1990ء کا جلسہ سالانہ تو کئی لحاظ سے دوسرے جلسوں سے زیادہ پر تاثیر تھا۔ اس لئے اس کے متعلق بھی کچھ لکھنا چاہئے۔ چنانچہ جلسے کی کیفیت تو عام طور پر وہی ہوتی ہے جو ہر سال جلسے پر ہوتی ہے لیکن 1990ء کے جلسے کے موقعہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے ایک وفد ترتیب دیا جسے انگلستان کے دورے پر بھیجا گیا۔ وہ دن کو سفر کرتے تھے اور شام کو جس جماعت میں قیام ہوتا۔ وہاں تقاریر ہوتی تھیں۔ یعنی ایک چھوٹا سا جلسہ منعقد کر لیا جاتا تھا۔ اس وفد کے لئے جو فہرست مجھے مہیا کی گئی وہ میں پیش کرتا ہوں

فہرست احباب قافلہ مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب۔ امیر قافلہ (جس طرح لکھا ہے ویسے ہی میں نے یہاں درج کر دیا ہے)

مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل
مکرم سید عبدالحئی صاحب
مکرم محمد اسلم صاحب صابر
مکرم ملک خالد مسعود صاحب
مکرم منظور احمد صاحب گجراتی
مکرم محمد انعام صاحب غوری۔
مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی
مکرم منیر احمد صاحب خادم
مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب
مکرم و محترم پروفیسر بشارت الرحمان صاحب

اس وفد کی روانگی کے سلسلے میں مولانا عطاءالمجیب صاحب راشد نے ہر رکن وفد کو لکھا:۔

برطانیہ کے مشنوں اور جماعتوں کے دوروں کے لئے وفد کی روانگی (اللہ نے چاہا تو) کل صبح بتاریخ 90-8-13 بروز سوموار صبح 8 بجے 83 گرڈ وڈ روڈ سے ہوگی۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس پروگرام کے مطابق وقت سے کچھ پہلے تیار رہیں تاکہ وقت پر روانگی ہو سکے۔ اپنے ذاتی استعمال کی ضروری اشیاء اپنے ساتھ رکھیں۔ مشنوں میں قیام و طعام کا انتظام کروا دیا گیا ہے۔ 19۔ اگست بروز اتوار شام کو لندن واپسی ہو گی (اللہ نے چاہا تو) مکرم و محترم مولانا نسیم سیفی صاحب اس وفد کے امیر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور یہ سفر آپ کا بابرکت اور پرلطف رہے۔

اس وفد کے لئے جو پروگرام تیار کیا گیا وہ درج ذیل ہے۔

13۔ اگست سوموار۔ روانگی صبح 8 بجے آکسفورڈ سے ہوتے ہوئے سٹٹ فورڈ آن ایون اور شام کو برمنگھم، رات ساڑھے سات بجے تربیتی اجلاس، رات قیام برمنگھم۔

14۔ اگست منگل۔ روانگی از برمنگھم آمد مانچسٹر بعد دوپہر نارتھ ویل 8 بجے شام تربیتی اجلاس مانچسٹر۔ رات قیام مانچسٹر۔

15۔ اگست بدھ۔ روانگی از مانچسٹر۔ لیک ڈسٹرکٹ دیکھتے ہوئے۔ آمد گلاسگو۔ 9 بجے شام تربیتی اجلاس۔ گلاسگو۔ (رات گلاسگو)۔

16۔ اگست۔ جمعرات سیر Loch Lomond دوپہر ایڈنبرا۔ شام کو واپسی گلاسگو (رات گلاسگو)۔

17۔ اگست جمعہ۔ علی الصبح روانگی از گلاسگو۔ ایڈنبرا سے ہوتے ہوئے ہارٹلے پول۔ جمعہ ہارٹلے پول میں۔ 8 بجے تربیتی اجلاس۔ بریڈ فورڈ۔ قیام بریڈ فورڈ۔

18۔ اگست ہفتہ۔ سیر بریڈ فورڈ۔ بعد دوپہر آمد ہڈرز فیلڈ۔ شام کو تربیتی اجلاس۔ قیام بریڈ فورڈ۔

19۔ اگست۔ اتوار۔ روانگی ہڈرز فیلڈ۔ دوپہر لسٹر میں۔ شام کو واپسی لندن۔

یہ ہے وہ پروگرام جس کے ماتحت اس وفد نے دورہ کیا۔ آکسفورڈ میں مکرم حمید اللہ صاحب اور مکرم مرزا عبدالحکیم صاحب سے ملاقات ہوئی۔ برمنگھم میں مکرم غلام احمد صاحب خادم اور مکرم مطیع اللہ صاحب درد۔ مانچسٹر میں مکرم انوار الحق صاحب گلاسگو۔ ایڈنبرا۔ بریڈ فورڈ۔ مکرم عبدالغفار عابد صاحب، مکرم رشید ظفر صاحب، ہارٹلے پول میں مکرم ڈاکٹر حمید احمد صاحب اور متعدد انگریز دوست۔ ہڈرز فیلڈ میں مکرم عبدالمنان صاحب طاہر۔ اور لیسٹر میں مرزا محمد اکرم صاحب ان کے علاوہ بھی بہت سے دوستوں سے ملاقاتیں ہوئیں۔ خاص طور پر اس لئے بھی کہ شام کے وقت جلسے کی صورت بن جاتی تھی۔ کچھ ہمارے وفد کے احباب تقریریں کرتے اور کچھ مقامی لوگ۔

یہاں یہ بتانا تو مشکل ہے کہ ہر جگہ تقریر کا موضوع کیا تھا۔ لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ دوستوں نے اس میں بڑی دلچسپی لی اور تقاریر کے بعد سوالات بھی کرتے رہے۔ ایک جگہ پر کسی دوست نے سوال کیا کہ الفضل تو ساری جماعتوں میں جاتا ہے اور بہت سی جماعتیں اب ایسی ہیں جہاں انگریزی بولی جاتی ہے۔ تو کیا یہ ممکن ہے کہ الفضل کا ایک حصہ انگریزی میں شائع کیا جائے اس سوال کا جواب وفد کی طرف یہ دیا گیا کہ الفضل اردو اخبار ہے اور پالیسی یہی ہے کہ اس میں اردو کے مضامین شائع ہوں۔ کیونکہ اگر کسی اور زبان کے مضامین بھی شائع ہونے لگیں تو احمدی تو ساری دنیا میں آباد ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے علاقے کی زبان کا حصہ چاہے گا۔ جو ناممکن ہے۔

جہاں بھی وفد گیا مقامی دوستوں نے اس کی بڑی پذیرائی کی۔ بعض اوقات سوال جواب کے سیشن کی صورت پیدا ہو جاتی تھی۔ جو ازدیادِ علم و ایمان کا باعث بنتی۔ ہمارے ساتھ مکرم ناصر احمد صاحب بھی موجود تھے اور انہوں نے ہی سارے سفر میں گاڑی چلائی۔ وہ چونکہ کافی دیر سے انگلستان میں رہے ہیں اس لئے وہ ہمیں مختلف جگہوں کا تعارف بھی کرواتے رہے اور کئی قریب کی نئی جگہیں بھی دکھائیں۔ جن کا پروگرام میں ذکر نہیں تھا۔ لیکن بہت قریب ہونے کی وجہ سے انہیں چھوڑ دینا بھی مناسب نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے اس دورے کی سب سے بڑی بات تو یہ تھی کہ ہم دن کے وقت سیر کرتے اور شام کے وقت اجلاس۔ اجلاس میں زیادہ تر ساری دنیا میں ہونے والی ترقی کا ذکر ہوتا اور یہ بھی کہ اب انگلستان پہلے سے بہت مختلف ہے۔ سارے یورپ میں بہت سے احمدی آباد ہو گئے ہیں اور اس طرح ان دنوں کی رونق دوبالا ہو گئی ہے۔ جو دوست قادیان سے تشریف لائے ہوئے تھے اور اس وفد میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنی تقاریر میں قادیان کے متعلق بھی بعض دلچسپ امور بیان کئے۔

میرا ذاتی رجحان ہمیشہ اس بات کی طرف رہا ہے کہ Places کی بجائے Faces سے ملاقات کی جائے۔ جہاں تک سیر کا تعلق ہے اس میں تو کچھ شک نہیں کہ ہر منظر سے لطف اندوز ہوتے رہے لیکن جو لطف مقامی دوستوں سے ملنے کا آیا اس کا کوئی بدل نہیں۔ ہارٹلے پول میں تو ایسا بھی ہوا کہ انگریز خواتین نے خاکسار سے خاص طور پر ملاقات کرکے جو کچھ پاکستان میں جماعت پر بیت رہی ہے اس کے متعلق اس خواہش کا اظہار کیا کہ اگر انہیں اجازت ملے تو وہ خود پاکستان جا کر اس کا مداوا کرنے کی کوشش کریں گی۔ لیکن چونکہ ایسا ممکن نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے اس تجویز پر گفتگو تو ہوئی لیکن عمل درآمد کا موقعہ نہیں آیا۔

آخیر پر میں تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمارے اس دلچسپ اور مفید معلوماتی دورے میں ہمارے ساتھ تعاون کیا، نہ صرف تعاون کیا بلکہ بہت محبت سے ہماری طرف دیکھا۔ ان شہروں میں اور ان مشنوں میں چلتے ہوئے یہ محسوس ہوتا تھا کہ گویا ہمیں پاکستانی جیسی محبت مل گئی۔

اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ اور اس دورے کے دوررس نتائج پیدا کرے۔ آمین

OOO

بقیہ صفحہ 3

سوال۔ محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ کے روزمرہ کے دینی معمولات کے بارے میں کچھ بتائیں۔

جواب۔ عبادات کی بروقت ادائیگی کے علاوہ صبح کی عبادت کے بعد کلام الٰہی کی تلاوت اور تجرید بخاری کا مطالعہ ان کا روزمرہ کا معمول تھا۔ اس کے علاوہ جماعت کی دعاؤں کی کتاب ہمیشہ سرہانے موجود رہتی۔ اور ان میں ساری دعائیں وقتاً فوقتاً پڑھتے رہنا ان کا روزانہ کا معمول تھا۔

سوال۔ ان کی اخبار بینی کے بارے میں کچھ بتائیں۔

جواب۔ الفضل اور روزنامہ جنگ سارا پڑھنا ان کا دن بھر کا معمول تھا۔ اس کے علاوہ انگریزی اخبار کے بعض حصے میں ان سے سنتا تھا۔

سوال۔ انگریزی اخبار بھی پڑھتی تھیں؟

جواب۔ ہاں یہ بات بیان کرنے کے قابل ہے کہ بظاہر ان کی سکول کی تعلیم صرف آٹھویں جماعت تک کی تھی۔ لیکن جب وہ نائیجیریا آئیں تو وہاں پر عام گفتگو اور بول چال میں انگریزی زیادہ استعمال ہوتی تھی چنانچہ میں نے اپنی بیوی اور بچوں کو انگریزی بول چال میں رواں کرنے کے لئے یہ طریقہ اختیار کر لیا کہ گھر میں لکھ کر لگا دیا اور زبانی بھی تلقین کی کہ یا انگریزی بولیں یا چپ رہیں۔ اس طریق کا بڑا فائدہ ہوا۔ اس سے مشکل تو پیش آئی لیکن چند ماہ میں الفاظ کی تعداد میں اضافہ ہو گیا۔ پھر میں نے یہ بھی اہتمام کیا کہ ان کو سبقاً انگریزی پڑھانی شروع کی۔ اس کے نوٹس انہوں نے اب تک محفوظ رکھے ہوئے ہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ ان کو انگریزی بولنی اور پڑھنی آگئی۔ اگرچہ انگریزی لکھنا مشکل تھا۔ ان کا یہ دستور بن گیا کہ ہر جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک تقریر انگریزی میں ضرور کرتیں۔ وہ تقریر میں ان کو ان کے کہنے کے مطابق لکھ کر دیتا تھا اور وہ اسے روانی سے پڑھ کر تقریر کر لیتی تھیں، ان کی انگریزی دانی کی صلاحیت کو برقرار رکھنے کے لئے پاکستان آنے کے بعد بھی میں نے یہ طریق رائج کیا کہ انگریزی اخبار کا کچھ حصہ یہ مجھے پڑھ کر سناتی تھیں۔

ان کی انگریزی گفتگو میں روانی کا اندازہ آپ اس طرح سے کر سکتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر جب غیر ملکی عورتیں آتیں تو ان سے گفتگو کرنے کے لئے بعض اوقات حضرت چھوٹی آپا صاحبہ ان کو بلا لیا کرتی تھیں۔

ان کی انگریزی کی صلاحیت ایسی ترقی کر گئی کہ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ لکھنے کے دوران میں کسی لفظ پر اٹک جاتا تو ان سے پوچھتا کہ اس لفظ کی انگریزی کیا ہے؟ تو وہ مجھے بتا دیا کرتی تھیں۔

ان کے چندوں کی ادائیگی کے سلسلے میں بات ایک بیان کرنے سے رہ گئی ہے کہ وہ چندوں کی ادائیگی کے لئے خود کمیٹی ڈالا کرتی تھیں۔ اور اس میں جو عورتیں شامل ہوتی تھیں۔ ان میں جب بھی کسی کی کمیٹی نکلتی تو اس کو رقم کی ادائیگی سے پہلے اصرار کے ساتھ ان سے چندوں کی رقم ادا کرواتیں اور اگر کوئی عورت اس میں چوں چرا کرتی یا اپنے گھر کی ضروریات کا عذر کرتیں تو اسے بڑی محبت سے سمجھاتیں کہ چندہ دو گی تو تمہاری مالی ضرورتیں اللہ تعالیٰ خود پوری کرے گا۔

یقیناً سمجھو کہ ہر شخص اپنے اندازہ کے موافق عمر کا ایک حصہ کھا چکا ہے۔ بڑی عمر ہو گئی ہے۔ تب بھی تھوڑے دن باقی ہیں۔ تھوڑی ہے تب بھی تھوڑے ہی باقی ہیں۔ کیونکہ گزرنے والے زمانہ کو ہمیشہ تھوڑا خیال کیا جاتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ انسان جو اس مسافرخانہ میں آتا ہے اس کی اصل غرض کیا ہے؟ اصل غرض انسان کی خلقت کی یہ ہے کہ وہ اپنے رب کو پہچانے اور اس کی فرمانبرداری کرے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر ایس اے اختر

طب وصحت

نیند ایک عالم گیر ضرورت ہے۔ اس کے بارے میں بہت سے غلط نظریات بھی پائے جاتے ہیں۔ اگر آپ اور ہزاروں لوگوں کی طرح بے خوابی کے شکار ہیں۔ اور رات کا بیشتر حصہ جاگ کر گزارتے ہیں اور صبح بیدار ہونے کے بعد بجائے ترو تازہ ہونے کے تھکاماندہ محسوس کرتے ہیں۔ تو آپ مندرجہ ذیل اصولوں کو صدق دل سے اپنالیں۔

(1) بہت زیادہ کی تمنا نہ کریں۔

کیونکہ نیند بہت ہی سہانی اور پیاری چیز ہے اور ہم اس کی زیادہ سے زیادہ تمنا کرنے لگتے ہیں اتنی کہ حقیقت میں ہمیں اس کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔ چھوٹی عمر والوں کو زیادہ نیند کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر جیسے جیسے ہم عمر میں بڑھتے ہیں ہمیں نیند کی کم ضرورت ہوتی ہے۔ پس آپ لالچ کرکے لیٹے نہ رہیں۔ عام طور پر 6 سے 8 گھنٹے کی نیند ایک نوجوان کے لئے کافی ہوتی ہے۔

(2) پہلے اچھی طرح تھکیں

یہ تو نہیں ہونا چاہئے کہ جسم ہر وقت کام کاج کرکے تھک کر چکنا چور ہو جائے مگر سونے سے پہلے بدن میں کام کاج کرنے سے یا ورزش، سیر یا کوئی کھیل کھیلنے سے تھکاوٹ کا ہونا ضروری ہے۔ آپ کے سونے کے کمرے میں تازہ ہوا کا گذر بھی ہونا چاہئے۔

(3) فکروں کو دور کریں۔

سونے سے پہلے کوئی فکر۔ پریشانی یا غم جو دور ہو سکتا ہے اسے دور کریں۔ کچھ لوگ بے جا فکروں سے دامن بھر لیتے ہیں۔ ایسے لوگ بھی اچھی نیند کے دشمن ہیں۔ کل کی فکر نہ کریں۔ کل اپنی فکر آپ کرلے گا۔ آپ آرام سے اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ اور مکمل اعتماد کرکے سوئیں۔

(4) کچھ اور سوچئے۔

رات کو سونے سے پہلے صرف اپنی بے خوابی کے بارے میں ہی نہ سوچتے رہیں۔ بلکہ سارے دن میں جو خوشگوار باتیں آپ نے کی ہیں ان کے بارے میں سوچیں۔ جو نیک اور اچھے کام آپ نے دن بھر میں کئے ہیں انکے بارے میں سوچیں۔

(5) گرم مشروب آزمائیں۔

سونے سے پہلے نیم گرم دودھ۔ نیم گرم سوپ یا پھر دودھ سے تیار کردہ کوئی اور مشروب پیئیں۔ چائے اور کافی سے اجتناب برتیں۔

(6) خود کو گرم رکھیں۔

جو شخص سردی سے ٹھٹھر رہا ہو۔ اسے نیند کس طرح سے آسکتی ہے۔ سرد بستر اور سرد کمرے سے پرہیز کریں۔ پاؤں کو گرم رکھیں کمرے اور بستر کا درجہ حرارت ایسا ہونا چاہئے کہ آپ کے بدن کا درجہ حرارت کم نہ ہو جائے۔

(7) کمرہ کی کھڑکی کھلی رکھیں۔

کمرے کی کھڑکیاں کھول کر رکھیں۔ تازہ ہوا اور آکسیجن نیند لانے میں اکسیر ہیں۔ کمرے میں اگر اندھیرا ہو تو اچھی بات ہے ورنہ بہت ہلکی روشنی ہونی چاہئے۔

(8) نیا بستر آزمائیں۔

آپ کا سونے کا بستر اگر بہت نرم ہے تو اسے تبدیل کرکے سخت بستر آزمائیں۔ اکثر مرتبہ گدا خاص طور پر وہ اگر فوم کا ہو۔ تبدیل کرنے سے بہت اچھی نیند آتی ہے۔

(9) کتاب پڑھئے۔

سونے سے پہلے کوئی اچھی سی کتاب پڑھئے ایسی کتاب جس سے آپ کی عملی زندگی میں فائدہ ہو۔ سونے سے پہلے مطالعہ کرنے کی عادت پختہ طور پر اپنالیں۔ تو آپ کو ضرور جلد ہی پرسکون نیند آجائے گی۔

(10) اللہ تعالیٰ سے دعا۔

سونے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے ضرور دعا کریں۔ اور جتنی بھی دعائیں آپ کو یاد ہوں۔ روزانہ پڑھنے کا معمول بنالیں۔ سونے سے پہلے اچھے کام کرنے کی توفیق پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور برے کاموں سے بچنے کی دعا کریں۔ اور اپنا دن بھر کا احتساب کریں۔ جلد ہی آپ پرسکون نیند کی آغوش میں چلے جائیں گے۔

OOO

آپ کا خط ملا

مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب مربی سلسلہ ربوہ سے لکھتے ہیں۔

مکرم و محترم جناب نسیم سیفی صاحب

آپ کی اہلیہ محترمہ، آپ کی سال ہا سال کی رفیقہ حیات اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوگئیں۔ ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور اس کی طرف واپس جانے والے ہیں۔ اس موت کا غم آپ کو اور آپ کے سارے خاندان کو ہے اور ہونا چاہئے۔ اس لئے مولانا عبد الباسط صاحب نے ان کی وفات پر اپنی اس بہن (کزن) کے بارہ میں اور ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب نے اپنی منہ بولی خالہ کے بارہ میں لکھا۔ آپ نے لکھا اور آپ کے فرزند رشید نے بھی لکھا اور عملہ الفضل نے بھی حق نمک ادا کیا بے شک موصوفہ بہت سی عائلی خوبیوں کی مالک تھی لیکن ان کی زندگی کا ایک پہلو میرے خیال میں ذکر ہونے سے رہ گیا ہے جس پر میں کچھ روشنی ڈالنی چاہتا ہوں۔

مجھے یاد ہے کہ جب آپ 1944ء کے اواخر میں حضرت امام جماعت الثانی کے حکم سے قادیان میں دینی تعلیم کے لئے تشریف لائے تو اس وقت آپ بھرپور جوانی میں تھے، داڑھی سیاہ تھی اور کالی اچکن ہی زیب تن تھی جس پر ٹوپی خوب پھبتی تھی۔

آپ اغلباً دہلی میں مرکزی حکومت کے کسی دفتر سے اچھی بھلی ملازمت چھوڑ کر آئے تھے اور میرا اندازہ ہے کہ تحریک جدید میں آپ کو اپنی چھوڑی ہوئی تنخواہ کا شاید بمشکل 1/10 یا 1/8 الاؤنس درویشی ملا ہو گا۔ یہ وہ جذبہ ایمان تھا جو سب واقفین زندگی کو حضرت بانی سلسلہ کی برکت سے ملا۔

میری اہلیہ مبشرہ بیگم یقیناً علیٰ وجہ البصیرت گواہی دے سکتی ہے کہ میں نے اسے ایک بار نہیں بلکہ کئی بار کہا ہے میں ان کی اس قربانی کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اس لئے کہ میں خود واقف زندگی ہوں۔

پس بے شک آپ نے دنیاوی اچھی بھلی ملازمت چھوڑ کر ایک بہت بڑی قربانی کی تھی لیکن اس بارہ میں آپ کی اہلیہ محترمہ کی قربانی کو بھی ہرگز معمولی نہ سمجھنا چاہئے۔ ایک خاتون جو اچھی بھلی آمدنی میں زندگی بسر کر رہی تھی اس کا بشاشت قلب کے ساتھ عسرکی زندگی کو قبول کرنا یقیناً اس کی بھی ایک بے نظیر قربانی ہے۔

اس کے علاوہ میں ایک اور بات کا بھی ذکر کرنا چاہوں گا کہ جب 1959ء میں میں نے مغربی افریقہ کے اپنے دوسرے دورہ سے واپس آتے ہوئے چند روز آپ کے ہاں لیگوس میں قیام کیا تو کئی سالوں کے بعد مجھے پہلی دفعہ آپ کی اہلیہ محترمہ کے ہاتھوں کا پکا ہوا پاکستانی کھانا میسر آیا تھا جو بہت لذیذ تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی اہلیہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور آپ اور آپ کے سارے خاندان کو اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کے لئے صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ہدایت اللہ ہادی ٹورانٹو کینیڈا۔

زمین پر جنت کا ایک گوشہ

"یہاں گذشتہ سو برس سے کوئی قتل نہیں ہوا۔ کوئی ڈاکہ نہیں پڑا۔ لوگ بے فکر ہو کر سڑکوں پر گھومتے پھرتے ہیں۔ کسی کو چوری اور رہزنی کا کوئی خوف اور خطرہ نہیں۔ یہاں کاروں اور گھروں میں تالے لگانے رواج نہیں اور سڑکوں پر مسلح گروپوں کے بارے میں کسی نے نہیں سنا۔"

شاید آپ کو یہ سب باتیں یوٹوپیا یا خیالی دنیا کی معلوم ہوں، لیکن دنیا میں ایک جگہ ایسی بھی ہے، جہاں یہ سب کچھ موجود ہے، آسٹریلیا کے دارلحکومت سڈنی سے ایک ہزار کلو میٹر دور شمال مشرق میں ایک جزیرہ ہے جس کا نام نارفوک ہے جس کا رقبہ پندرہ مربع کلو میٹر ہے۔ اس جزیرے میں گذشتہ سو برس سے زائد عرصے میں کوئی سنگین جرم، تنازع یا بدعنوانی نہیں ہوئی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں کی مقامی آبادی ذہنی، جسمانی اور نفسیاتی طور پر انتہائی آسودہ حال اور خوش و خرم ہے۔ لالچ اور طمع سے کسی کا واسطہ نہیں رہن سہن میں جابجا قناعت کے مظاہرے نظر آتے ہیں۔

ایک مقامی روزنامے کے ایڈیٹر نے لکھا کہ "میں گذشتہ پندرہ برس سے کوئی سنسنی خیز، تجسس اور دہشت سے بھرپور کہانی شائع کرنے کا منتظر ہوں لیکن ابھی تک یہ موقع نہیں مل سکا ہے۔ آج تک یہاں کوئی ڈاکہ نہیں پڑا، کوئی اغوا، قتل یا زنا کی واردات نہیں ہوئی ہے۔

نارفوک جزیرے کے لوگ جب مچھلی کے شکار پر جاتے ہیں تو اپنی ضرورت سے زیادہ مچھلی مستحقین میں بانٹ دیتے ہیں۔ ایک مقامی ہوٹل کا مالک کہتا ہے کہ "میں بیس برس سے نارفوک میں ہوٹل چلا رہا ہوں مگر اس پورے عرصے کے دوران آج تک کوئی شخص میرے بل کی رقم ادا کئے بغیر غائب نہیں ہوا۔ اس کے برعکس لوگ خود توجہ دلاتے ہیں کہ میں نے ان سے فلاں ڈش کے پیسے نہیں لئے۔"

نارفوک کی کل آبادی دو ہزار ہے اس کے لئے تین افراد پر مشتمل ایک پولیس اسٹیشن ہے، جس کے ریکارڈ میں گذشتہ سو برس سے، ماسوائے معمولی ٹریفک خلاف ورزیوں کے کسی ناخوشگوار واقعہ کا کوئی اندراج نہیں ہے۔ آج آپ کو اپنے شہر کے ماحول میں نارفوک کا جزیرہ، خواب و خیال کی بات ہی معلوم ہوتا ہے۔ خدا کرے ہمارے شہروں اور ملکوں میں بھی ایسا ذہنی سکون اور قلبی اطمینان آجائے، جس سے اہل نارفوک تو سرشار ہیں، مگر ہم نہیں۔

OOO

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

بعض لوگ اپنے عملوں سے خدا کو راضی کرکے اور بعض اپنے آپ کو تکالیف میں ڈال کر خدا کو راضی کرتے ہیں۔ ایک شخص کے دو خدمت گار ہیں ایک کو وہ ایسے کام اور سفر پر روانہ کرتا ہے کہ جہاں اس کو سواری مل سکتی ہے اور راستہ بھی سایہ دار اور ٹھنڈا ہے اور ہر طرح کا آرام ہے۔ دوسرے خدمت گار کو ایسی طرف روانہ کرتا ہے جس راستہ میں نہ کوئی سواری مل سکتی ہے اور نہ سایہ ہے لیکن پیدل چلنا اور سخت گرمی اور دھوپ اور لو کا سامنا ہے۔ مگر وہ جانتا ہے کہ جس کو جتنی تکلیف ہوگی اس کو اتنا ہی بدلہ اور عوض خدمت دوں گا۔ پھر ان دونوں خدمت گزاروں کو اپنے سفر پر کیا اعتراض ہے۔ اسی طرح لنگڑے، اندھے، اپاہج، غریب، فقیر وغیرہ لوگ جو خدا تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں ان کو جب اس آخری جہان میں چل کر بدلہ ملنا ہے تو کیا ضرورت ہے کہ ہم گوناں گوں جہنم مان لیں۔ اور اس بڑے اور حقیقی جہنم سے اعراض کریں۔ جو دکھ اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں وہ ثواب حاصل کرنے کے لئے ہیں۔ جب کہ وہ رحم کرنے والا ہے تو کسی کو کسی طرح اور کسی کو کسی طرح بدلہ دیتا رہے گا۔ پس اپاہج اور اندھے وغیرہ کو اپنی ان نقائص خلقت کا بدلہ قیامت میں مل جائے گا۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز

مسل نمبر31347 میں امتہ الناصر زوجہ شیخ لطیف احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاد باغ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-5-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذمہ خاوند محترم دو ہزار روپے (2) زیورات طلائی وزنی پانچ تولہ مالیتی پچیس ہزار روپے (3) سلائی مشین مالیتی ایک ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الناصر A/49 چراغ پارک شاد باغ مصری شاہ لاہور گواہ شد نمبر1 شیخ لطیف احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 بلال احمد طاہر پسر موصیہ۔

مسل نمبر31348 میں ممتاز بیگم بیوہ شیخ رشید احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر66 سال بیعت 1965ء ساکن سمن آباد لاہور حال طارق کالونی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 93-10-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر دو ہزار روپے صرف (2) طلائی زیورات وزنی پانچ تولہ مالیتی بیس ہزار روپے (3) مکان نمبر2/56/ 31/5 رشید سٹریٹ شاہ فیصل روڈ پکی ٹھٹھی سمن آباد لاہور مالیتی ساڑھے تین لاکھ روپے کا 1/8 حصہ 43750/- روپے اس وقت مجھے مبلغ اڑھائی ہزار روپے ماہوار بصورت خوراک ولباس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ممتاز بیگم معرفت ڈاکٹر نصیر احمد 39 طارق کالونی سوڈی وال ملتان روڈ لاہور گواہ شد نمبر1 ملک محمد اقبال سیکرٹری اصلاح وارشاد سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر2 غلام محمد وصیت نمبر27691۔

مسل نمبر31349 میں صبیحہ حنیف بنت شیخ محمد حنیف صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن C/460 فیصل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-5-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) مکان جس کے 1/3 حصہ کی مالکہ ہوں مالیتی ساڑھے بارہ لاکھ روپے (2) بینک بیلنس دو لاکھ ستر ہزار روپے (3) طلائی ہار اور چھ عدد چوڑیاں وزنی مالیتی ستر ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صبیحہ حنیف C/460 فیصل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 مرزا ذکریا مرتضیٰ فیصل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر2 عبدالقدوس فیصل ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر31350 میں بشریٰ بانو بیوہ محمد منشاء شاہ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-4-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) ترکہ خاوند مکان برقبہ چار مرلہ واقع شاہ جہاں سٹریٹ اورنگ زیب سٹریٹ لاہور نمبر9 مالیتی چار لاکھ روپے (2) نقد رقم بیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 200+342 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران و فیملی پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ بانو شاہ جہان سٹریٹ اورنگ زیب روڈ نصیر آباد لاہور نمبر9 گواہ شد نمبر1 محمد عباس شاہ وصیت نمبر26217 گواہ شد نمبر2 محمد حفیظ قریشی مسل نمبر30789۔

مسل نمبر31351 میں سعیدہ بیگم زوجہ محمد خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سانده کلاں حلقہ سنت نگر لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 96-3-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر مبلغ 1400/- روپے۔ 2۔ زیورات طلائی ساڑھے چار تولہ مالیتی 20000/- روپے۔ 3۔ پلاٹ برقبہ 5 مرلہ واقع ربوہ مالیتی 100000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سعیدہ بیگم مکان نمبر A-29 البشیر سٹریٹ نمبر41 سانده کلاں لاہور گواہ شد نمبر1 سعید انجم مکان A-29 سانده کلاں لاہور گواہ شد نمبر2 محمد خان خاوند موصیہ وصیت نمبر27423۔

مسل نمبر31352 میں رشید احمد قمر ولد چوہدری سردار خان قوم راجپوت بھٹی پیشہ پنشنر عمر 60 بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 166/ مراد ضلع بہاولنگر حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-2-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زرعی رقبہ ساڑھے دس ایکڑ واقع چک 166/ مراد ضلع بہاولنگر مالیتی 1875000/- روپے۔ 2۔ مکان نمبر 499 گلی نمبر2 سیکٹر B اختر کالونی 80 مربع گز مالیتی 500000/- روپے۔ 3۔ مکان نمبر 1268 G-11/2 اسلام آباد مالیتی 1200000/- روپے۔ کل جائیداد مالیتی 3575000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1200/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 100200/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رشید احمد قمر فلیٹ نمبر10 سیکنڈ فلور ذاکر منشن موٹومل گارڈن نیو ٹاؤن کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر2 نور احمد شمس ماڈل ٹاؤن کراچی۔

مسل نمبر31353 میں میجر بشیر احمد خان طارق ولد میاں محمد سلطان خان قوم منہاس راجپوت پیشہ کاروبار عمر53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر166/ مراد ضلع بہاولپور حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-7-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین 56 ایکڑ واقع چک نمبر166/ مراد ضلع بہاولنگر مالیتی 11200000/- روپے۔ 2۔ زرعی زمین برقبہ 1½ ایکڑ واقع چک پھگواڑی ضلع نارووال مالیتی 75000/- روپے۔ 3۔ پلاٹ برقبہ ایک کنال نمبر F 29 انجینئر کواپریٹو سوسائٹی اسلام آباد مالیتی 50000/- روپے۔ 4۔ پلاٹ برقبہ 600 مربع گز نمبر2382 گلشن مہران کراچی مالیتی 100000/- روپے۔ 5۔ 600 شیئرز المنصور پرائیویٹ لمیٹڈ مالیتی 600000/- روپے۔ کل جائیداد مالیتی 12025000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 75000/- روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ اور مبلغ پانچ لاکھ چار ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد میجر بشیر احمد خان طارق نیو ٹاؤن کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر2 نور احمد شمس ماڈل کالونی کراچی۔

مسل نمبر31354 میں بلقیس بشیر زوجہ میجر بشیر احمد خان طارق قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت 1966ء ساکن چک نمبر 166/ مراد ضلع بہاولنگر حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-7-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ برقبہ 600 مربع گز واقع C-99 خیابان بحریہ ڈیفنس سوسائٹی مالیتی 4500000/- روپے۔ اور زیورات طلائی وزنی 3 تولہ مالیتی 15000/- روپے۔ کل جائیداد مالیتی 4515000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2000/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بلقیس بشیر ساکن چک نمبر166/ مراد ضلع بہاولنگر حال نیو ٹاؤن کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر2 میجر بشیر احمد خان طارق خاوند موصیہ۔

مسل نمبر31355 میں منصورہ بشیر بنت میجر بشیر احمد خان طارق قوم منہاس راجپوت پیشہ ملازمت عمر25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 166/ مراد ضلع بہاولنگر حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-7-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر262 برقبہ 550 مربع گز واقع ڈیفنس آفیسر ہاؤسنگ بلیر کینٹ مالیتی۔/700000 روپے۔ 2۔ 600 شیئر المنصور پرائیویٹ لمیٹڈ مالیتی۔/60000 روپے۔3۔ زیور طلائی وزنی 2 تولہ مالیتی۔/10000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/770000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/12000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ منصورہ بشیر بنت میجر بشیر احمد خان طارق گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر2 میجر بشیر احمد خان طارق والد موصیہ۔

مسل نمبر31356 میں شاہدہ بشیر بنت میجر بشیر احمد خان طارق قوم منہاس راجپوت پیشہ طالب علم عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 166/ مراد ضلع بہاولنگر حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-7-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی بالیاں وزنی ایک تولہ مالیتی۔/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شاہدہ بشیر نیو ٹاؤن کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر2 میجر بشیر احمد خان طارق والد موصیہ۔

بقیہ صفحہ 1

ہوتی ہے۔ کیونکہ مصیبت میں جب انسان گھر جاتا ہے۔ تو اس کو پتہ لگ جاتا ہے کہ میرے اندر کس قدر کمزوری ہے یا کیا عیب ہے اور یا اسے اور بھی نیکی اور تقویٰ میں ترقی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ جھکتا ہے۔

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہر دعا کا قبول ہونا ضروری نہیں اور نہ قبول ہو سکتی ہے۔ اب مثلاً دو شخص مقدمہ لڑ رہے ہیں اور بسا اوقات دونوں فریق اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں وہ دونوں ہی دعا کریں کہ اسے کامیابی حاصل ہو تو اب بتاؤ اللہ تعالیٰ کس کی سنے گا۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ دونوں سچے ہوں ایک بہرحال حق پر ہوگا ایک ناحق پر۔ اب اللہ تعالیٰ تو اس کی دعا سنے گا جس کا حق زیادہ ہے اور دوسرے کی دعا قبول نہ کرنا ہی اس کے حق میں اچھا ہے۔

(از خطبہ 17- دسمبر1926ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 6- نومبر 1997ء

12-00 رات-جرمن سروس-
1-00 اردو کلاس-
2-00 المائدہ
2-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
4-00 ترکی زبان سیکھئے-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 کینیڈین ہورائزن-
8-00 اردو کلاس-
9-00 ترکی زبان سیکھئے-
9-30 عربی پروگرام-نظم-قصیدہ-
9-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-35 چلڈرنز کارنر-حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
12-00 سندھی پروگرام- ترجمہ خطبہ 23-2-96
1-00 المائدہ-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 کوئز پروگرام- تاریخ احمدیت حصہ -20
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 ڈچ زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام-
7-00 بنگالی پروگرام-
8-00 ہومیو پیتھی کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 روسی پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-

ooo

جمعہ 7- نومبر 1997ء

12-00 رات-جرمن سروس-
1-00 اردو کلاس-
2-00 بزم مشاعرہ- مبارک عابد صاحب کے ساتھ ایک شام-
3-00 ہومیو پیتھی کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-
4-00 ڈچ زبان سیکھئے-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 کوئز پروگرام- تاریخ احمدیت حصہ -20
7-30 الزامات کے جوابات- حضرت صاحب کی طرف سے-
8-00 اردو کلاس-
9-00 ڈچ زبان سیکھئے-
10-00 ہومیو پیتھی کلاس حضرت صاحب کے ساتھ-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-
12-00 پشتو پروگرام-
1-00 بزم مشاعرہ- مبارک عابد صاحب کے ساتھ ایک شام-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 کمپیوٹر زہر ایک کے لئے-حصہ 32
5-05 تلاوت-خبریں-
5-30 درود شریف اور نظم-
6-00 خطبہ از حضرت صاحب امام جماعت الرابع-بیت الفضل-لندن-یو-کے-
7-00 بنگالی پروگرام-
8-00 حضرت صاحب کی ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ-
9-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
10-00 لقاء مع العرب-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں
11-30 چلڈرنز کارنر-حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-

ہفتہ 8-نومبر 1997ء

12-00 رات-جرمن سروس-
1-00 اردو کلاس-
2-00 طبی معاملات- از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب فرسٹ ایڈ-
2-30 خطبہ از حضرت صاحب
3-45 حضرت صاحب کی ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن- یو- ایس- اے- پروڈکشن
8-00 اردو کلاس-
9-00 کمپیوٹر ہر کسی کے لئے-حصہ 31-
10-00 حضرت صاحب کی ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
12-00 سرائیکی پروگرام-
1-00 طبی معاملات- از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب-فرسٹ ایڈ-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 گولڈن جوبلی آزادی پاکستان-از خدام الاحمدیہ حصہ دوئم-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چینی زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام-
7-00 بنگالی پروگرام-
8-00 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 عربی پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- کوئز- آخری حصہ

اتوار 9- نومبر 1997ء

12-00 رات-جرمن سروس-
1-00 اردو کلاس-
2-00 مجلس سوال و جواب- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ-
3-30 بچوں کی ملاقات- حضرت صاحب کے ساتھ-
4-30 چینی زبان سیکھئے-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- کوئز- آخری حصہ کرینٹ گرامر سکول بمقابلہ الاحمد کیمبرج اکیڈمی- میزبان سید مبشر احمد ایاز-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 کینیڈین ڈیسک-ٹیک ٹاک
7-30 سیرت حصہ دوئم-
8-00 اردو کلاس-
9-00 چینی زبان سیکھئے-
10-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- کوئز آخری حصہ- کرینٹ گرامر سکول بمقابلہ الاحمد کیمبرج اکیڈمی میزبان- سید مبشر احمد ایاز-
12-00 خطبہ- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (7-11-97)-
1-00 مجلس سوال و جواب- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 اراونڈ دی گلوب-جام پور-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چینی زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام سیمینار 15-12-94
7-00 بنگالی پروگرام-
8-00 حضرت صاحب کی ملاقات- انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 البانین پروگرام-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 5- نومبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ ملک میں جمہوریت کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ہم سب کو مل کر جمہوریت کے مستقبل اور جمہوری نظام کو کامیاب بنانے کی کوشش کرنا ہوگی چیف جسٹس سپریم کورٹ میں متعین ہونے والے پانچ ججوں کی حلف برداری کی تقریب میں صحافیوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت اور عدلیہ کی کشمکش ختم ہوگئی ہے۔ پریس کا فرض ہے کہ وہ کشیدگی کے خاتمے کے لئے کام کرے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ کون سا ادارہ کس کے کام میں مداخلت کر رہا ہے۔ یہ ایک قانونی معاملہ ہے۔ ایسے معاملات کا عدالت میں جائزہ لیا جائے گا۔ چیف جسٹس نے کہا کہ بہت خوش ہوں کہ حکومت نے آئین اور قانون کے مطابق پانچ ججوں کی تقرری کر دی ہے۔ اس عمل سے آئین اور قانون کی بالادستی قائم ہوئی ہے۔ جو فیصلہ ہوا وہ دیر آید درست آید کے مترادف ہے اس سے اب نظام کو فائدہ ہوگا۔

○ انسداد دہشت گردی قانون مجریہ 1997ء کو خلاف آئین قرار دے کر کالعدم قرار دینے کے بارے میں ایک جیسی چھ مختلف آئینی پیٹیشنوں کی سماعت سپریم کورٹ آئندہ منگل گیارہ نومبر تک ملتوی کر دی ہیں اٹارنی جنرل نے سپریم کورٹ سے استدعا کی تھی کہ عدالت میں بہت کم وقت باقی ہے کم از کم ایک ہفتہ درکار ہے۔ لہٰذا اس مقدمہ کی سماعت ملتوی کرتے ہوئے بڑا بنچ تشکیل دیا جائے۔ سپریم کورٹ نے یہ تجویز منظور کر لی ہے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ نواز شریف سے متعلق فیصلہ قانون کے مطابق ہوگا۔ جو محاذ آرائی ہوئی ماضی میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ عدلیہ مضبوط ہوئی ہے۔ آئین وہ ہے جسے اعلیٰ عدالتیں آئین کہیں۔ بنچوں کی تشکیل چیف جسٹس کا کام ہے۔ فل کورٹ اجلاس بلانے کی جب بھی ضرورت محسوس ہوئی۔ طلب کروں گا۔

○ چیف جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ انسداد دہشت گردی قانون کا فیصلہ ہونے تک زرداری کو ریلیف نہیں دے سکتے۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ حکومت دہشت گردی کا قانون تبدیل کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے نہ ہی وزارت قانون نے اس ضمن میں کوئی بل تیار کر رکھا ہے۔

○ سپریم کورٹ نے وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کو چیف جسٹس کی سفارشات پر عمل نہ کرنے کے سلسلے میں سید اقبال حیدر ایڈووکیٹ کی طرف سے دائر کردہ رٹ پر توہین عدالت کا ایک اور نوٹس جاری کر دیا ہے۔ چیف جسٹس سجاد علی شاہ کی سربراہی میں تین رکنی بنچ نے درخواست زیر سماعت دوسری درخواستوں کے ساتھ شامل کر دی ہے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف اور دیگر افراد کے خلاف مبینہ طور پر توہین عدالت کے ایک مقدمے کی سماعت کے حوالے سے وائس آف امریکہ کا کہنا ہے کہ اگر ان پر الزام ثابت ہو گیا تو انہیں سرکاری عہدوں سے الگ ہونا پڑے گا۔ بی بی سی نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ججوں کے تقرر کا تنازعہ ختم ہونے کے باوجود عدالت عظمیٰ نے توہین عدالت کا معاملہ نظر انداز نہیں کیا۔

○ وزیر اعلیٰ شہباز شریف نے کہا ہے کہ پنجاب کے حالات بہت اچھے ہیں۔ نظر بھی آ رہے ہیں۔ ججوں کے مسئلہ پر بات نہیں کروں گا۔ وزیر اعظم اس سلسلہ میں بات کر چکے ہیں۔ مذہبی جماعتوں کو تقسیم کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

○ چیف جسٹس نے کہا ہے کہ احتساب بنچ کی طرف "پک اینڈ چوز" کا سلسلہ نامناسب ہے۔ قانون کا اطلاق بلا امتیاز ہونا چاہئے یہ ریمارکس انہوں نے احتساب بنچ سندھ کے ایک فیصلے کے خلاف ایک ضمانت کی اپیل کی سماعت کرتے ہوئے دیئے۔

○ مسافروں کے بھیس میں ڈاکوؤں نے ٹوبہ سے اسلام آباد جانے والی بس لوٹ لی۔ اور مسافروں سے ہزاروں روپے طلائی زیورات اور گھڑیاں وغیرہ لے کر فرار ہو گئے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ارکان اسمبلی عوامی مسائل پر توجہ دیں اور اداروں کی کارکردگی پر نظر رکھیں۔ اقتصادی استحکام کے لئے عام آدمی کا معیار زندگی بلند کرنا ضروری ہے۔ حکومت ہر ممکن اقدام کرے۔

○ کراچی میں علماء کی ہلاکت کے تیسرے روز بھی ہنگامے جاری رہے۔ مختلف علاقوں میں بدستور کشیدگی رہی۔ متاثرہ علاقوں میں دوکانیں اور بازار بند رہے۔ علماء نے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے 48 گھنٹے کا الٹی میٹم دیا ہے۔

○ کشمیری مجاہدین کے حملوں سے 41 بھارتی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے ہیں۔ لشکر طیبہ حرکت الانصار نے راکٹوں اور گرینڈ گنوں سے حملے کر کے دو فوجی کیمپ اڑا دیئے۔ جبکہ بھارتی فوج کے تشدد سے 25 سے زائد شہری زخمی ہو گئے۔

○ مشرق وسطیٰ میں سیاسی صورتحال سنگین ہو گئی ہے۔ اور جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ امریکہ نے معائنہ کمیشن کے طریقہ کار پر عراقی تجویز مسترد کر دی ہے عراق پر جاسوس امریکی طیارے مار گرانے کی دھمکی دے دی ہے۔ عراق نے براہ راست حملہ کرنے کے لئے ایک اور طیارہ بردار امریکی جنگی جہاز خلیج پہنچ گیا ہے۔

سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے عراق سے مذاکرات کے لئے سہ رکنی کمیٹی قائم کر دی ہے۔

○ ڈاؤن سائزنگ کے خلاف قرارداد کی اجازت نہ ملنے پر اپوزیشن نے سینٹ سے واک آؤٹ کر دیا جس کے نتیجہ میں سینٹ کا اجلاس ملتوی کرنا پڑا۔ چیئرمین وسیم سجاد نے کہا کہ قواعد و ضوابط دیکھ کر بتا سکوں گا کہ اپوزیشن اس معاملہ پر ایوان میں قرارداد پیش کر سکتی ہے یا نہیں۔ اعتزاز احسن نے کہا تھا کہ حکومت برطرفیاں کر کے بیروزگاری کا سیلاب لا رہی ہے۔

○ پاکستان نے چار ملکی ایک روزہ کرکٹ ٹورنامنٹ میں ویسٹ انڈیز کو ہرا دیا اس میچ میں سعید انور نے 108 (ناٹ آؤٹ) رنز بنائے اور انہیں مین آف دی میچ قرار دیا گیا۔

○ متحدہ عرب امارات کے سربراہ الشیخ زاید بن سلطان النہیان نے کہا ہے اسرائیل سے مقبوضہ علاقے خالی کرانے کے لئے عرب اسرائیل کے خلاف متحد ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ عرب ممالک اختلافات بھلا کر وسیع تر عرب مفادات کو سامنے رکھیں۔ اختلافات خود مل بیٹھ کر یا عرب پلیٹ فارم پر دور کرائیں۔

پاک گولڈ سمتھ ربوہ
اقصیٰ روڈ
میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام
فون دکان 212750 - گھر 211749

مکان برائے فوری فروخت
23/6 دارالرحمت وسطی 10 مرلہ احاطہ
رابطہ کیلئے : خواجہ فضل احمد فون 888

سنگ مرمر کی اعلیٰ اور نمبر ون کوالٹی میں خوبصورت اور پائیدار کتبے اور نیم پلیٹس بنوانے کے لئے
ریٹ مناسب — کام معیاری اور حسب وعدہ
رفیق ماربل ڈیزائنر یادگار روڈ ربوہ نزد دفاتر انصاراللہ
فون دکان 789
گھر 212891

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
فرج - فریزر - واشنگ مشین
ٹی وی - گیزر - پنکھے - وی سی آر
بھی دستیاب ہیں
رابطہ — انعام اللہ
1- لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
فون: 7231680 7231681 7223204 7353105

فروخت و تبادلہ پلاٹس
سرگودہا شہر کے رہائشی و کمرشل پلاٹس کی فروخت جاری ہے۔ نیز تبادلہ راولپنڈی اسلام آباد و ربوہ کی سکنی۔ کمرشل اور زرعی زمین کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب رابطہ کریں۔
سرگودہا : فخر اسٹیٹ ایجنسی - فخر احمد
موبائل 212464 / 0341-775060
راولپنڈی اسلام آباد : لیڈرز - محمد احمد خان
Res : 593883 OFF : 552388
ربوہ : پولٹری ماسٹر خالد - زاہد OFF: 213115

اکسیر موٹاپا 40/-
ہمدرد نسواں (حب اٹھرا) 25/-
دوائی فضل الٰہی (برائے اولاد نرینہ) 200/-
زوجام عشق 900/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 40/-
کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 25/-
سفوف اکسیر شوگر 35/-
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ فون: 659